REGISTERED

No 890

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۲۵

۳- خانگی فرائض اُردو ۴/ - رومن ۸/ +

۴- کشف الحقائق اُردو ۸/ +

۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴/ ۸/ رومن ۸/ ۱۲/ +

۳- سلسلۂ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱/ +

۲- اصلاح حفظانِ صحت ۱/ +

۳- دستکاری کی ترقی ۲/ +

۴- اصلاح تمدن ۵/ +

۵- اصلاح اخلاق ۴/ +

۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +

۷- بچوں کی پرورش ۱/

۸- شادی کی بابت خیالات ۱/ +

۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲/ +

۲- اسلام میں مسیح ۱/ +

۳- ینابیع القرآن ۳/ +

۴- برنباس کی انجیل ۱/ +

۵- بائیبل یا قرآن ۱۰/ +

۵- سلسلۂ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲/ +

۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +

۳- ردِّ تناسخ ۴/ +

۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی

۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی

۶- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی

۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت

خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو

۱- گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا ۱- ہے +

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ثمرو ہلی سے خبر آئی ہے کہ جزیرہ سنہا میں کہ جہاں ہندوستان کے قلی اترتے ہیں وہاں سخت ہیضے کی بیماری پھیلی ہوئی ہے ۲۰ قلیوں کو اب تک بیماری لگی تھی اور ان میں ۱۳ مر چکے ہیں۔

کراچی کے سٹی مجسٹریٹ مسٹر میڈنہ کو طاعون ڈاکٹسر بدوں کے علاج کرنے میں لگا اور مسٹر میڈنہ بھی ۲۰ تاریخ کو مر گئے۔ حالانکہ انکو ۱۸ تاریخ کو ٹیکا لگایا گیا تھا۔

ٹوٹی کارن میں کنوئیں سوکھ گئے ہیں اور مشکل سے جہازوں میں بہت تھوڑا سا پانی انگریزوں کے پینے کیلئے کولمبو سے آتا ہے۔

ہوڑہ جوٹ ملز میں ایک ۱۲ برس کا لڑکا مشین میں کام کرتا تھا۔ اس کا ہاتھ مشین میں آکر بالکل کچلگیا۔ اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے ہاسپٹل میں لے گئے۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد لڑکا مر گیا۔

کراچی سے جو گیہوں باہر بھیجا جاتا ہے۔ وہ جنوری سے اب تک بمقابلہ سال گذشتہ کے قریبا دو گنا گیا ہے۔

ہندوستان کے فوجی اخراجات کی تجویز در پیش ہے۔ لیکن بڑے بڑے اخباروں کی رائے یہ ہے کہ تعداد میں کمی نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ فوجوں کی تعداد ۵۰ برس گزرے پر قائم کی گئی تھی۔ اور اب موجودہ صورت میں ضرورت زیادہ فوج کی ہے۔ کیونکہ اب چین کی سلطنت تبت تک مضبوطی پکڑ گئی ہے۔ اور اب افغان لوگوں اور سرحدی قوموں کے پاس بندوقیں پہلے سے زیادہ بہت اچھی ہیں۔

پیرس سے روم تک اڑنے میں مقابلہ کیا گیا۔ ۲۱ جہاز دوڑ میں شامل ہیں۔ اور ۳ لاکھ روپیہ ان میں تقسیم کئے جائینگے

پنجاب میں آجکل بہت سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ جلد برسات شروع ہونے کی امید ہے۔ مشرقی ہندوستان میں پٹنہ اور گیا تک پہونچ چکی ہے۔

رنگون کے ایک بیرسٹر اور ان کی میم اور جج سمال کاز کورٹ اور ان کی میم ایک موٹر میں جا رہے تھے۔ تب موٹر میں ٹکر لگی اور موٹر کو روکنے سے معلوم ہوا کہ توپخانے کا ایک ہندوستانی نوکر اس کے نیچے کچل گیا ہے۔ جو شراب پی کر راستہ میں پڑا تھا۔

برما کی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ انتظام کیا جاوے کہ لڑکوں کو کونین پہونچ سکے۔ وہ بخار سے بچیں پس ارادہ ہے کہ اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے ذریعے کونین تقسیم کی جاوے۔ اور سرکار کی طرف سے منیجر صاحبان کو کونین فروخت کرنے کے لئے ملیگی۔

کھیڑی ضلع کی رانی صاحبہ حسرت کنور نے دسمبر میں ۵۰۰ روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا۔ کہ جو کوئی سب سے اچھا مضمون بابت مفید نمائش کے لکھے تو اس کو دیا جاوے۔ چنانچہ یہ انعام سری متی کنواری دیوی زوجہ پنڈت مرکنڈیا پرشاد بھٹاچاریا کو ملا ہے۔ یہ لیڈی لکھنؤ کی رہنے والی ہیں اور ان کا مضمون ہندی میں لکھا ہوا تھا۔

مظفرپور میں صاحب کمشنر بہادر کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ ہوا۔ کہ زمینداروں اور کاشت کاروں کے جھگڑے عدالتوں میں نہ لے جاویں۔ بلکہ پنچایت کے ذریعہ ان کا فیصلہ کرا لیا کریں۔ تاکہ عدالت کی حاضری اور خرچہ کی زیر باری سے بچیں۔

منٹگمری میں عبدالرشید پوسٹمین کو جو فرضی ناموں سے مختلف شہروں سے پارسل منگا کر اور انکی اشیا نکال کر فضول چیزیں ان میں بند کر کے واپس کرنے کا عادی تھا۔ ایک گھڑی کے پارسل کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ جس کے مفصل حالات شائع کر چکے ہیں۔ وہ بعدالت مسٹر لونگ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چار سال قید سخت کا سزایاب ہوا۔ جو لڑکا ڈاک چپراسی سے ملا ہوا تھا۔ اس کو بھی دو سال کی قید کی سزا دی۔ بہرحال عبرت کا مقام ہے۔

تار کی بہار

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اس اسیر ریں سرکاری فوج نے ۹ گھنٹے کی لڑائی کے بعد باغیوں کو شکست فاش دیکر کنصا اور اسجفا کے درمیان بھگا دیا۔ باغیوں کے ۵۰ آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ترکی فوج کے ۱۲۰ آدمی قتل ہوئے بہت سے باغیوں نے معافی کے لئے التجا کی۔

قسطنطنیہ کا ایک دوسرا تار مظہر ہے کہ البانیہ کے باغیوں سے کئی باقاعدہ لڑائیاں اور چھوٹے چھوٹے معرکے ہوئے شوکت پاشا ترکی سپاہ سالار رپورٹ کرتے ہیں کہ مالیسوری قبائل کے باغیوں سے کئی دفعہ بڑی جنگی لڑائیاں ہوئیں جنمیں باغیوں کو شکست دے کر بھگا دیا گیا۔ ترکی کے ۸ سپاہی کام آئے۔

لنڈن ۲ جون واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمنی کی ممالک متحدہ سے ثالثی معاہدہ کے متعلق عہدو پیمان کرنے کی رضامندی اور دیگر سلاطین کے عہدو پیمان کرنے کی توقع غالباً فرانس اور انگلستان کے درمیان عہدنامہ کی تکمیل کو موسم سرما تک التوا میں ڈال دیگے

ولایت انگلستان میں سخت طوفان آیا۔ لنڈن میں سوا گھنٹہ کے اندر چار انچ پانی برسا۔

دہلی میں جوڑی ریلوے لائن کا ایک سٹیشن جہاں کی زمین میں بنیگا۔ جس کا نام کنگس وے سٹیشن ہوگا۔

بادشاہ سلامت نے اپنی سالگرہ کا دن اپنے خاندان کے لوگوں کے درمیان کاٹا۔ لیکن ان کے پاس مبارکبادی کے خطوط اور تار کل دنیا سے آئے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

کوکب ہند ناقل ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ اب تک دستیاب نہیں ہے۔ کہ سب بڑے بڑے شہروں کا حال بتلا سکیں لیکن چھوٹا ناگپور رانچی کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحیوں کے شمار میں بڑی ترقی ہوئی ہے سنہ ۱۹۰۱ء ۱۲۵۰۰۰ شمار مسیحیوں کا تھا پر اب ۱۷۷۰۰۰ ہے یعنے ۵۲۰۰۰ کی زیادتی ہے۔ اس ضلع میں فیصدی ۵ آدمی مسیحی ہیں اور دن بدن شمار میں ترقی ہے۔

الہ آباد سے خبر آئی کہ ۲۹ مئی کو مسز ڈیوڈ موہن اس دنیا سے رحلت کر گئیں اور ۳۰ کی شام کو سنیٹ روڈ سٹیمری میں دفن کی گئیں۔ اُن کی عمر ۸۷ سال کی تھی۔ وہ الہ آباد کے سب سے پرانے لوگوں میں سے تھیں۔ انکے ۱۱ بیٹے بیٹیاں ہوئے تھے اور ۵۹ نانی پوتے اور نواسیوں پوتیوں کی اولاد ۲۵ ہے۔ اُنکے شوہر پادری ڈیوڈ موہن صاحب ۱۸۹۳ء میں فوت ہوئے تھے۔

کوٹ گڈھ کے مسٹر سیمس شوکس صاحب امریکہ کے سفر سے واپس تشریف لائے۔

ابرسانی کلکتہ میں پہلے گھروں میں ابرسانی بذریعہ پمپ دریائے ہوگلی سے ہوا کرتی تھی۔ اس میں یہ دقت تھی کہ پانی دوسری منزل پر نہ جاتا تھا۔ اب میونسپل کارپوریشن نے حال ہی میں ایک اونچے تالاب سے ابرسانی کا کام لیا ہے جس سے تین چار منزلہ مکانات میں پانی باسانی پہونچ گیا۔ گو پانی نئے نلکوں کے سبب ابھی گدلا ہے مگر امید ہے کہ جلد صاف ہو جاویگا۔

اڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۴

تعصب سے ہمارا مطلب مذہبی تعصب ہے۔ اور یہ ایک ایسا برا اور خراب کن عمل ہے جس کے سبب سے حق اور ناحق میں تمیز کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص جس میں تعصب بھر جاوے وہ اس کے اثر سے اس قدر اپنے ہی خیال میں خواہ وہ حق ہو یا ناحق ایسا محو ہو جاتا ہے کہ دوسرے کی دلیل اور قول کو ہرگز سننا بھی نہیں چاہتا۔ اور افسوس کہ قوموں میں مذہبی تعصب کا آجکل بےطرح زور پایا جاتا ہے۔ ہر ایک مذہب کا فریق اپنے طور پر دوسرے مذہب والے کا دشمن بنا ہوا نظر آتا ہے چنانچہ یہ حال ان مذہبی اخبارات زندہ مثال ظاہر ہے جن میں سے تعصب سے اندھے ہو کر بعض اڈیٹر صاحبان اور نیز ان کے نامہ نگاران کھلم کھلا گالیوں پر اتر آتے ہیں اور تہذیب اور اخلاق کو بھی جواب دیتے ہیں تعصب نے حق کو بالکل چھپا دیا ہے اور جہالت اور گمراہی کا یہ ایک عمدہ آلہ ہو گیا ہے۔ خدا نے تمام قوموں کو صفحہ دنیا پر آباد ہونے کا یکساں حق دیا ہے۔ گو ہر ایک کو آپس میں مل جلکر بسر اوقات کرنا لازم ہے۔ گو مذہبی تعصب اس میں رخنہ ڈالتا ہے۔ بلکہ بنی آدم کو ضد اور دشمنی کی آگ سے برافروختہ کرتا ہے۔ ہندو اور اسلامی اور سکھ اخبارات کا ملاحظہ کرو تو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ یہ قومیں کس قدر مخالفت اور ضد سے بھری ہوئی ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کو نگلنے کو تیار ہیں۔ بیشک خدا کا کہ اُس نے



ایک نیک دل گورنمنٹ کو ہمارے ملک پر مسلط کیا ہے جس کا قاعدہ تمام قوموں کی بہتری اور بہبودی چاہنا ہے - اور کسی کو کسی پر فوق نہیں بلکہ برابری کا درجہ ہر ایک کو حاصل ہو تعصب کہاں پنپنے دیتا ہے - آئے دن آپس کے جھگڑے اور قضیئے یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ گورنمنٹ تک آواز پہونچانی پڑتی ہے اور ذرا ذرا سی باتوں کو یہاں تک پہونچانا پڑتا ہے کہ بسا اوقات اپیل کی صورت میں لاٹ گورنمنٹ کے گوش گذار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے - پر تاہم شکر ہے کہ سیقدر مذہبی جانچ پڑتال بھی جاری ہوگئی ہے - اور قومیں اس طرف بہت نہیں پر تھوڑی سی توجہ لگاتی ہیں - اسمیں سبقت میں سب سے آگے مسیحی ہیں اور ان کے بعد مسلمان - آریہ اور سکھ وغیرہ وغیرہ اور دیگر مذاہب کے لوگ کچھ نہ کچھ اپنے اپنے طور پر بے حس و حرکت نہیں ہیں - یہ کچھ نہ کچھ تحریک ہو رہی ہے اور یہ ایک اچھا نشان ہے - اس کو ہم بیداری کہہ سکتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ تحقیقات کا سلسلہ محدود ہی رہتا ہے اور آگے راستی کی تلاش کی طرف توجہ نہیں ہوتی - بلکہ اپنے خیالات میں خواہ وہ کیسے ہی ہوں قایم رہتے ہیں - چاہئے تو تھا کہ جب نقص معلوم ہو تو اس کو اصلاح کریں اور حق اور راست بات کے قبول کرنے میں تعمل نہ کریں - پر جہاں تھے وہیں رہ جاتے اور اس طرح بیداری کے بجائے غفلت ہی میں پڑے رہتے ہیں

ہمعصر پرچارک امرتسر مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۹۱۱ء میں "ہندو دھرم کی فضیلت کا پرکاش" کے عنوان سے ایک نوٹ درج کرتا ہے جس میں وہ ہندو عورتوں کی خودکشی کا ذکر کرکے اس کو ہندو دھرم کی فضیلت نام رکھتا ہے ہمعصر رقمطراز ہے کہ اگرچہ آجکل ہماری گورنمنٹ عالیہ نے رسم ستی کو قانوناً بند کر دیا ہے لیکن پھر بھی ہندو قوم کی دیویوں کے دل سے پتی کی محبت دور نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے آج غیرت اسپ والے بھی ہندو دیویوں کی بہادری کو دیکھکر عش عش کر رہے ہیں" - اور اس کے نیچے دکھنی ہندو عورتوں کا اپنے خاوندوں کی موت کے بعد اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ذکر کرتا ہے - ہم کو افسوس بسبب پڑتا ہے - کہ اخبار کے ایڈیٹر ہو کر خلاف شرع اور برے فعل کو ایک خوبی کا کام کہنے اور دھرم کی فضیلت کا نام رکھنے اور اس فعل قبیح کی تعریف کرنے کو کس طرح جایز رکھ سکتے ہیں - ان کے خیال میں سرکار نے ایک ایسی رسم ستی کو بند کرکے ہندو عورتوں کی فضیلت کے کام کو بند کر دیا ہے اور اب ہندو عورتیں اس نیک کام کو خلاف قانون زبردستی اپنی موت خودکشی کے وسیلے سے پیدا کرکے ہندو دھرم کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں - ہماری رائے میں نہ تو ایسا فعل کوئی فضیلت رکھتا ہے اور نہ کوئی پرکاش کی بات ہے بلکہ ایسا کرنا جہالت اور گناہ ہے جس کی وجہ عورتوں کا بے علم اور جاہل رکھنے کا نتیجہ ہے اور جو مذہب ایسی تعلیم دے وہ ہرگز ہرگز حق نہیں ٹھہر سکتا -

---

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۱۱ء میں کیا ہم امریکہ کی بھی رعایا ہیں یا صرف انگلینڈ ہی کی" کے عنوان سے ایک مضمون پادری گنپت لعل کی قلم سے لکھا ہوا درج کرتا ہے جسکو ناظرین کی دلچسپی کیلئے ہم یہاں درج کرتے ہیں - "شاید بعض مہربان دوست مذکورہ بالا ہیڈنگ کو پڑھکر تعجب کرینگے - کیونکہ اس کی تاثیر سے کانوں میں کھور کھوری بیتریں سرسری - ہاتھوں میں جھنجھنی پیروں میں تھرتھری - پیٹ میں کھلبلی - دل میں ہڑبڑی - اور دماغ میں سنسنی اپنا اپنا کام کر جائیں گی - سوچینگے کہ یہ بڑا نادان - جاہل ہو گیا ہے - یہ بھی کسی بنگالی بھائے دھوتی پرشاد - بھات دھیلی خور کی منڈلی کا ممبر ہو گیا ہے - جو اس قسم کی بات آج ہمارے سامنے پیش کرتا ہے - کیا اسکے بھی دماغ میں کچھ بغاوتی خلل پڑ گیا ہے - جو کہ امریکہ و انگلینڈ کی رعایا ہونیکا حق فیصلہ کرتا ہے -

نہیں جناب نہیں یہ بندہ برٹش سرکار کا خیر خواہ دل و جان سے اس پر فدا جان و مال سے مددگار اسی کا نمک خوار بچہ اور باشندہ ہے - آپ اتنے نہ گھبرائیں ذرا اولکو میلو ہیں تھام لیں - ذرا گوش لگا دیں اور تھوڑی دیر تک اس پر بیان سے غور فرماویں - تب آپ خود ہی فیصلہ کرینگے -

دیکھئے سنئے کہ ہم ہرگز امریکن شٹس کے شرکا رہیں دیسی یا ولایتی سو با اعتبار ملک سکونت اور حکومت کے ہم انگلینڈ کی رعایا ہیں لیکن با اعتبار مشن و کلیسیا کے ہم بلا شک امریکہ کے ملک تمام اور زون سے علاقہ رکھتے ہیں - ہم اس کے بیش قیمت خون جان و زر سے کمال محنت اور کوشش سے پیدا کی ہوئی ملکیت کے پھل اور پھول اور میوے تو ہیں پھر کیوں امریکہ کے تابعدار اور مددگار اور دل و جان سے خیر خواہ نہوں؟ ضرور ہیں - یاد کیجئے کسی سلطنت کے کبھی کامل مذہب نہیں ہوا لیکن مذہب سے سلطنتیں قایم ہوئیں اور دینی رنگی سا اور بعض گلوج سرکاری کلیسیا امریکن کلیسیاؤں سے کہے کہ بھیا اب تم یہاں سے بوریا بستا اٹھالیجاؤ اور سب کام بند کرو کیونکہ یہ ملک ہمارا اور حکومت ہماری ہے بس مشن بھی ہماری ہی کام کریگی تو آپ کیا کرینگے؟ آپ ضرور ان مشکلات کے حل کرنے کو امریکہ سے درخواست کرینگے اور امریکہ ضرور ہمارا ساتھ دیگا اور مدد کریگا - اور ہم اس کی - جناب آپ دیکھا نکھارں - امریکہ کا آپ پر بڑا حق ہے اور آپ کا امریکہ پر کیونکہ آپ اسکی کلیسیا کے ایک ممبر ہیں اور اس نے آپکو اپنے بیش قیمت نیدوں اور زر خرچ کرکے اپنا بنایا ہے - بلکہ میں یہ کہونگا کہ جو جو ان کلیسیاؤں نے ابتک ترقی - عزت - مدد اور سرفرازی پائی ہے وہ امریکہ ہی کی بدولت سے پائی ہے - اب شاید آپ کہیں کہ جب امریکہ اور ہمارا ایسا گہرا اور لائق رشتہ داری ہے تو ضرور اس ملک میں ہمارا حق بھی ہوگا؟ ہاں ضرور ہوا اور بیشک آپ خوشی سے وہاں تشریف لیجائیے اور اپنے حق کو حاصل کیجئے وہ دینے کو تیار ہے - کبھی تو آپ ہی میں ہے کہ آپ نے وہانکے حق کو معلوم ہی نہیں کیا - امریکہ کا بڑا ہی دل بڑا ہی حوصلہ بڑا ہی دروازہ - بڑا ہی انتظام ہر ایک کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے جب وہ غیروں کیلئے غنی ہو تو اپنوں کیلئے کیوں نہ ہوگی اب تو شاید آپ کچھ تھوڑا سا سمجھ گئے ہونگے"

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - اس لئے آپ نے متواتر ان کو آنے والے غضب سے ڈرایا اور بار بار توبہ کرنے کی طرف توجہ دلائی -

اقول - جب قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو جہاد کے زور سے درست کئے گئے - ڈرانے کا کیا ذکر ان کو تو خوب سزا دی گئی - بلکہ ان کی ہلاکت وقوع میں آگئی -

قولہ - یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ آپ کو اپنی قوم سے دلی محبت تھی -

اقول - اگر کوئی صاحب انصاف ان تمام واقعات کو پڑھے جن میں اہل اسلام کا سلوک قریش کیساتھ معلوم ہوتا ہے تو وہ نتیجہ نکالیگا - کہ آنحضرت نے اچھی طرح سے قریش کے بالمقابل صف آرائی جمع رکھی اور ان کے برخلاف کوئی تدبیر رکھ نہ چھوڑی جو ان کے زیر اور برباد کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی - اگر یہ باتیں جذبہ محبت کا نتیجہ ہیں تو ہم کہیں گے کہ یہ قول سچا ہے ورنہ خاص مخالفت اور دشمنی تو صد ہا لڑائیوں سے اظہر من الشمس ہے - اور ایڈیٹر صاحب باوجود ایسی حالت کے وعوے کیسا عمدہ کرتے ہیں جو بالکل درست معلوم نہیں ہوتا - بلکہ اس کے برعکس ہم کہہ سکتے ہیں کہ قریش سے آنحضرت نے بڑی سختی اور ظلم کیا اور کچھ ہمدردی نہ دکھلائی -

قولہ - اور یہ خیال آپ کو بار بار دکھ دیتا تھا کہ مبادا قریش بھی پہلے لوگوں کی طرح ایک رسول کی مخالفت کرکے عذاب الٰہی کا شکار ہو جاویں -

اقول - اگر یہ خیال ہوتا تو آنحضرت ان کی عاقبت کا اور نجات کا فکر کرکے ہر صورت سے ان کی بھلائی کرتے پر ہر طور سے ان کے مال کو لوٹنا اور ان کو تہ تیغ کرنا اور ہتھیار چڑھائیں کرکے ان کو مغلوب اور زیر کرکے اپنا فتح کا ڈنکا بجانا - بھلا یہ تمام باتیں ان کی بھلائی جتلانے والی ہیں؟ یا مخالفت کا اور دشمنی کا نشان ہیں؟ کس رسول نے اس طور سے قوموں کو بزور تلوار سے تہ تیغ نہیں کیا اور اس کے علاوہ ان کو اتنا دکھ پہنچا کے بھی ان کا بھی خیر خواہ بننے کا عجیب خیال ہے!

قولہ - اب جبکہ قریش کی طاقت کا خاتمہ ہو چکا تھا - آنحضرت کی اس پرانی محبت نے جو کبھی سرد نہیں ہوئی تھی پھر جوش مارا -

اقول - قریش کی طاقت کا خاتمہ کرنے والے کون تھے؟ کیا خود آنحضرت نہ تھے؟ اور جب خاتمہ ہی کر دیا تو محبت کیا رہی ہماری سمجھ میں نہیں آتا -

قولہ - اور آپ نے ان کو رضا مند کرنے کی کوشش فرمائی -

اقول - یہی بات عجیب ہے - ایک طرف ان کی بربادی پر کمر ہمت باندھی ہوئی تھی - اور دوسری طرف ان کی رضامندی کا فکر کرتے تھے - پھر کس طور سے وہ بیچارے ایسے مہربان کے خوشنود ہو سکتے تھے؟

قولہ - اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت چاہتے تو قریش کو کلیتاً ملیامیٹ کر دیتے -

اقول - قریش کا تو ملیامیٹ وہ کر چکے تھے اب اور کیا باقی تھا؟ اب تو صرف اپنے سچے کرنے کی باتیں ہی باتیں تھیں -

قولہ - ناظرین یہ وہی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو سخت سے سخت دکھ دیئے تھے جنہوں نے آپ کی جان پر حملہ کیا تھا اور آپکے سر مبارک کی قیمت مقرر کی تھی - ہاں ہاں یہ وہی قریش تھے جنہوں نے مسلمانوں کے کچلنے کیلئے بار بار مدینے پر حملے کئے تھے اور جنہوں نے آنحضرت کے پیارے اصحاب کی نعشوں کی بےحرمتی کی تھی - باقی آئندہ

اقتباس

کلیسیا کے اخراجات

ایک دفعہ ڈاکٹر کلارک صاحب ملک آئرلینڈ میں ایک بڑی جماعت کے سامنے وعظ کر رہے تھے - اور انجیل کی بشارت کے مفت ہونے پر مؤثر وعظ سنا رہے تھے - اور فرما رہے تھے کہ آب حیات مفت ملتا ہے اسکے لئے نقد اور زر کی حاجت نہیں اور اس عبادت اور وعظ کے بعد جب چندہ جمع ہونے لگا تو وہ خادم اس کو اپنے وعظ کے برعکس ہونے کے فکر سے سوچنے لگا اور اس نے یہ معاملہ اس میم صاحبہ سے کہہ سنایا جس کے یہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا - تو اس میم صاحبہ نے جواب دیا کہ ڈاکٹر صاحب یہ بالکل سچ ہے کہ آب حیات مفت ہے اور اس کیلئے نقد اور زر کی کوئی ضرورت نہیں ہے - لیکن ہم کو اس کے رکھنے کے لئے برتنوں کی ضرورت ہے جس پر قدرے دام لگتا ہے - جسکے لئے ہم کو چندے کی ضرورت پڑتی ہے - این - سی

بقول مخزن مسیحی ایک مشنری صاحب ایک سنتھالی مسیحی کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ عشائے ربانی کے وقت پیالہ نہیں لیتا تھا - کیونکہ وہاں ایک ہی پیالہ تھا اسکے خیال میں دو پیالوں کی ضرورت تھی یعنے ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے - اس نے کہا کہ سنتھال قوم کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ جھوٹا کھائیں بلکہ وہ اپنے گھروں میں عورتوں سے پہلے کھا پی لیتے ہیں ایک پیالہ ہونیکی وجہ سے اسکو یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہ کسی کا جھوٹا کھائے لہذا اس نے پیالہ نہیں لیا -

مراسلات

کیا وید نت ہیں؟

آپ نے نہ صرف ویدک شبدوں کو بلکہ غیر ویدک شبدوں کو بھی نتیہ مان لیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "ویدک ارتقات جو وید کے شبد اور ویدوں سے جو شبد لوک میں آئے ہیں وہ لوگ کہلاتے ہیں وہ بھی سب نتیہ ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان شبدوں کے مدھیا میں سبدرن ابناشی اور اچل ہیں وغیرہ"۔ (دیکھو رگوید ادی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۹)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ویدک شبد تو نتیہ ہیں ہی وید سے جو شبد لوکوں میں آ گئے اور اس نے لوگ کہلاتے ہیں۔ وہ بھی نتیہ ہیں۔ کیونکہ ان شبدوں کے کل حروف غیر فانی اور اچل ہیں۔

آپ ویدوں کو کل ودیاؤں کا منبع سمجھتے ہیں۔ سو ویدک شبد اور ویدک حروف جو اور ودیاؤں میں آئے وہ شبد اور حروف بھی نتیہ ہیں۔ ویدوں کے حروف جو کالیداس کی کتابوں میں آئے سو نتیہ ہیں اور ان حروف سے جو شبد بنے سو بھی نتیہ ہیں۔

کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ کالیداس کی کتابوں میں جو حروف مستعمل ہوئے ان میں سے ایک بھی حرف ویدوں میں نہیں ہے؟ اگر وہی حروف تھی کالیداس کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں جو ویدوں میں ہیں تو کالیداس کی کتابوں کے کل شبد نتیہ ہیں۔ سو جس طرح نتیہ حروف اور نتیہ شبد کے ہونے سے رگ یجو سام اتھرو چاروں وید نتیہ ہیں۔ اسی طرح نتیہ حروف اور نتیہ شبد کے ہونے سے رگھو ونش۔ کمار سمبھو۔ شکنتلا میگھ۔ دوت وغیرہ بھی نتیہ ہیں۔

آپ نے ویدوں کے علاوہ اور شبدوں کو نتیان بھی لیا۔ چنانچہ آپ صاف فرماتے ہیں "جب ویاکرن شاستر کے مت سے سب شبد نتیہ ہوتے ہیں تو ویدوں کے شبدوں کی کتھا تو کیا ہی کہنی ہے۔ کیونکہ ویدوں کے شبد تو سب پرکار سے نتیہ ہی بنے رہتے ہیں"۔ (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۱)

جب سب شبد نتیہ ہیں تو سب کتابیں بھی نتیہ ہیں سو نتیہ ہونے میں ویدوں کی فوقیت و فضیلت کہاں رہی؟

حروف نتیہ نہیں ہیں اور اسلئے حروف سے بنے ہوئے شبد بھی نتیہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جو تبدیل ہوتی رہتی ہو سو کس طرح نتیہ ہو سکتی ہے؟ جہاں تک دیکھا گیا سنسکرت حروف کی صورت اور تلفظ دونوں تبدیل پذیر ہیں۔ آپ نے جس کتاب میں حروف کے نتیہ ہونیکا دعوٰے پیش کیا یعنی رگوید ادی بھاشیہ بھومکا اس کا پہلا حصہ جو بنارس میں چھاپا گیا۔ اُس کے حروف کی صورت اور دوسرا حصہ جو بمبئی میں چھاپا گیا اس کے حروف کی صورت کا ملاحظہ کیجئے (دیکھو پہلا ایڈیشن) ایک ہی سنسکرت حروف۔ تو بھی کس قدر فرق ہے۔ پتھر پر کندہ کئے ہوئے قریب دو یا اڑھائی ہزار برس پیشتر کے سنسکرت حروف دیکھے جو اس زمانے کے حروف سے بالکل متفرق ہیں ✦ باقی دارد

لائق وکلا ڈسٹرکٹ جج ہوا کریں۔ یہ تحریک نہایت مناسب ہے کہ لائق وکلا ڈسٹرکٹ جج مقرر کئے جایا کریں۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ ججوں کی عدالت میں بعض وقت بہت سا وقت وکلا ضائع کر دیتے ہیں اگر جج وکالت کر چکا ہو تو وہ بہت سی ایسی فضول بحثوں کو روک سکتا ہے۔

عشاء ربانی کے موقعہ پر کلیسیاؤں میں شخصی پیالہ کا رواج

اکثر کلیسیاؤں میں عشاء کے موقعہ پر شخصی پیالہ کا رواج ہو گیا ہے۔ بجائے ایک پیالہ میں سے پینے کے فرداً فرداً پیالہ دیا جاتا ہے۔ یہ رواج نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ولایت میں بھی جاری ہو گیا ہے۔ لیکن اکثر صاحبان اس کے مخالف ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ خداوند مسیح نے ایسا نہیں کیا۔ انجیل کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا۔ اور انہیں دیکر کہا کہ تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے۔ یعنے نئے عہد کا لہو جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے متی ۲۶: ۲۷-۲۸

اور ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء کے نور افشاں میں ایک شخص نے اس کے برخلاف لکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قدیمی دستور نہیں اور نہ مسیح نے ایسا کیا۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ بیماری لگنے کے اندیشہ سے ایسا کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ ۱۹۱۰ء تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا اور کوئی بیمار نہیں ہوا (۱) پھر یہ کہ ایمان میں کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ (۲) اسے آپ کو اونچے جاننے لگے (۳) قومیت کا لحاظ ہونے لگا۔ (۴) ایسے رواج کو نامناسب اور کلام کے خلاف سمجھتا ہے (۵) غیر اقوام کو ٹھوکر کا باعث اور سوال کرنے کا موقعہ دینا ہے۔

میرے خیال میں زمانہ یہاں تک چلا آیا ہے کہ اب اس رواج کو جاری کرنیکا مناسب موقعہ ہے اور یہ روح کی ہدایت سے رواج پا رہا ہے اور کسی طرح سے کلام کے خلاف نہیں۔ اور کلام کی آیات وسیع معنے رکھتی ہیں۔ جیوں جیوں زمانہ آگے چلتا ہے

خدا روح القدس ہماری ہدایت کرتا ہے کہ۔
ہم کیونکر چلیں۔ ہم حرف کے پابند نہ ہوں بلکہ روح کے
اسوقت کھانیکا یہی دستور تھا۔ اگر کوئی اور دستور ہوتا تو
مسیح اس کے مطابق کرتا۔ بھائیو! حرف مارتا اور روح
جلاتی ہے۔ خداوند کی اس عشاء کا مطلب یہ ہے کہ
مقدس پاک رفاقت میں ترقی کریں۔ اس لئے اس
کا ایک نام پاک رفاقت بھی ہے۔ ایک ہی پیالہ میں
سے پینے سے رفاقت زیادہ نہیں ہو جاتی۔ یہوداہ
اسکریوتی نے ایک ہی پیالہ سے پیا تو بھی دوزخ
ہی کو گیا۔ نہ صرف یہوداہ بلکہ اچھوں اچھوں کا اس
ایک ہی پیالہ کے رواج سے نقصان ہوتا رہا۔ اور
مدتوں تک اس عشاء سے رکے رہے اور ادنےٰ و
اعلےٰ اس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے رہے۔ اونچے
اقوام کے لوگ عورتوں کا جوٹھا پینے سے انکار کرتے
ہیں۔ حتی المقدور نہیں پیتے۔ میں نے یہ معاملہ ایک
دفعہ بچشم خود دیکھا۔ کہ جب عورتوں کو پہلے پیالہ دیا گیا
بعدہٗ مردوں کو تو انہوں نے نہیں پیا۔ برائے نام منہہ
کے ساتھ لگا کر چھوڑ دیا۔ لیکن آجکل شائستہ اقوام
سوائے اہل اسلام کے ایک ہی پیالے سے نہیں پیتے۔
شخصی پیالہ ضیافتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جتنے
لوگوں نے ترقی کی ہے اور مہذب ہو گئے ہیں۔ ان کے
دسترخواں پر شخصی پیالہ استعمال کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ
زمانہ حال میں کھانیکا رواج جو ہے اس میں شخصی پیالہ
استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اعتراض کہ پرانا رواج کو
توڑنا یا پرانا رواج کے مطابق نہ چلنا خلاف کلام الٰہی
ہے۔ ہرگز درست نہیں شخصی پیالہ کو استعمال کرنا
خلاف کلام الٰہی نہیں۔ جو مسیح کا مقصد ہے وہ پورے
طور سے بلکہ افضل طور سے پورا ہوتا نظر آتا ہے میں
یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر کھانیکا رواج آجکل کے موافق
ہوتا۔ مسیح ضرور اسی طرح کرتا۔ جیسا رواج تھا اُس

کے مطابق اس نے جاری کر دیا۔ باقی اپنے جانیکے
بعد اُس نے اپنا روح القدس ہمیں دیدیا۔ کہ زمانہ
بہ زمانہ ہمارا رہبر اور ہادی ہو۔ اس میں کچھ شک
نہیں کہ بعض متعدی بیماریاں ہیں جو ایک ہی پیالہ میں سے
پینے سے لگ سکتی ہیں۔ معترض کہتا ہے ۱۹۱۰ء تک کسی
کو بیماری نہیں لگی۔ اُس کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے
کہ کسی کو بیماری نہیں لگی۔ عقل مانتی ہے اور ڈاکٹر کہتے
ہیں تو کیونکر ہم یقین کریں کہ بیماری نہیں لگتی۔ پھر آجکل
خدا کے فضل سے کلیسیاؤں میں سینکڑے لوگ شامل
ہیں اور بعض اوقات معلوم بھی نہیں ہوتا کہ شرکا میں
کون بیمار تھے۔ اور اگر معلوم بھی ہووے تو رواج کے
سبب سے روک بھی نہیں سکتے مسیح کی عشاء میں صرف
بارہ رسول شامل تھے اور وہ بالکل تندرست تھے۔ لیکن
آجکل سینکڑوں عشاء میں شامل ہوتے اور اُن میں سے
بعض بیمار بھی ہوتے ہیں۔ سو زمانہ حال کے مطابق یہ
نیا رواج بالکل درست ہو اور کلام کے خلاف نہیں۔
اس لئے کہ کھانے کا دستور آجکل یہی ہے۔ اور مسیح
کے وقت میں وہ تھا۔ آجکل مہمانہ دستور کھانے کا
یہ ہے کہ ایک بڑے برتن میں چیز ڈال لو اور اُس میں
سے ہر ایک کھانیوالا بقدرِ ضرورت اپنے برتن میں ڈال
لیتا ہے تو اُس کا نام بھی ہم پیالہ اور ہم نوالہ سمجھا جاتا ہی
اور رفاقت میں کسی قسم کا فتور نہیں آتا۔ حال کے قاعدہ
کے موافق مہماندار اس کو دعوت دیتا ہے جس کو وہ
چاہتا ہے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ جن خاندانوں میں یہ
رواج جاری ہے اُن کی رفاقت میں کبھی کوئی فتور آتا
ہے۔ اور بھائیو! شاید کوئی معترض ہووے کہ کیا
مسیح کا طریق شائستہ نہ تھا۔ نہیں میرے عزیزو وہ
اُس زمانہ کے مطابق شائستہ اور مہذب تھا۔ اور
یہ اس زمانہ کے مطابق۔ دیکھئے مسیح کے سر کے بال
لمبے تھے۔ اور اس زمانہ کے مطابق ٹھیک تھے لیکن

زمانہ حال کے مطابق یہ عیسائی طریق نہیں۔ ملک بنگلیوں
کا طریق ہے۔ اور مہذب مسیحی مرد کبھی لمبے بال نہیں
رکھتے۔ اور نہ مسیح کے موافق ہمارا لباس ہے۔ اس
زمانہ میں کھانے پینے کا طریق اور تھا اور اس زمانہ میں
اور وہ اس زمانے کے مطابق ٹھیک تھا اور یہ اس
زمانے کے مطابق ٹھیک ہے۔ ایک اور جواب اُٹھتا
ہے کہ ہم اس دستور کی طرز کے پرستار نہیں ہیں کہ ہم
اس کی پالنا کریں۔ اور نہ ہم عشاء ربانی کے پرستار ہیں
کہ ہم اس صورت اور رواج کی حفاظت کریں۔ ہم تو مسیح
پرستار اور حقیقت کے طالب ہیں۔ خلاصہ مطلب
جو مسیح کا ہے وہ ہم نے پالیا ہے۔ خواہ اس طرح کرو
خواہ اُس طرح کرو مطلب رفاقت سے ہے بے فائدہ
جھگڑا مناسب نہیں۔ مجھے اپنی سننے کا خیال یاد
ہے۔ کہ ایک دفعہ یہ سوال اُٹھا کہ شخصی پیالہ استعمال
کیا جاوے یا نہیں۔ ہماری دانا ستی نے یہ جواب
دیا۔ یہ شخصوں کی مرضی پر چھوڑا جاوے۔ اس کے لئے
کوئی حکم جاری نہ ہو۔ سو اس وقت سے یونی شن
کی بعض کلیسیاؤں میں یہ جاری ہو گیا ہے۔ میرے عزیز
مسیح کی تعلیم اور مسیح کا خیال اس قسم کا کبھی نہیں
ہوا کہ میری اُمت کی عقل محدود رہے۔ جب اس
میں نقصان نظر آیا کلیسیاؤں نے اس رواج کو
بدلنا شروع کیا۔ اور شخصی پیالہ استعمال کیا۔
عشاء بند نہیں ہو گئی۔ صرف اس کی صورت اور
شکل میں کچھ تبدیلی ہو گئی۔ اس لئے کہ وہ اپنی
سن بلوغت تک پہونچ گئی اور مسیح کے آنے کے دن
نزدیک ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اس صورت
سے ہر قسم کی جدائی دور ہو جائیگی اور شرکا دن
بدن زیادہ ہوتے جائینگے۔

صرف وہ لوگ جو حرف کے پابند ہیں۔ شور مچاتے
ہیں۔ ورنہ اس صورت میں عشاء ربانی کا نظارہ



دیکھنے کے قابل ہوا حقیقی صبح میں کسی قسم کا نقصان نظر نہیں آتا۔ بلکہ پورے طور سے سنائی جاتی ہے اور اس نظارے کو دیکھکر ہمارے ایمان کو بڑی تقویت ملتی ہے۔ جدائی کا خیال تک بھی کسی کو نہیں آتا معترض کہتا ہے کہ قومیت کا خیال آجاتا ہے۔ نہیں میرے عزیز قومیت کا خیال ہی اُڑجاتا ہے۔ سوائے پاک رفاقت کے اور کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ اس لئے کہ اس صورت میں نا مناسب خیال کرنے کا کوئی موقعہ ہی نہیں۔

ایک ہی پیالہ میں سے پینے سے معترض کہتا ہے کہ ہر قسم کی بیماری دور ہوتی ہے۔ گویا اُس کی نظر میں عشاء ربانی ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے جسم کی بیماری بھی دور ہوجاتی ہے۔ لیکن کلام الٰہی میں عشاء ربانی جسمانی بیماری کو دور کرنے کا کہیں علاج نہیں لکھا۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ لکھا ہے کہ جو نامناسب طور کھاتا اور پیتا ہے سو خداوند کے بدن کا لحاظ نہ کرکے اپنی سزا کھاتا اور پیتا ہے۔ اسی سبب سے تم میں بہتیرے کمزور اور بیمار ہیں۔ اور کتنے سوگئے اقرنتیوں ١١: ٢٩ و ٣٠۔ قرنتس کی کلیسیا میں سے جو نامناسب طور سے شریک ہوئے ہر طرح کی کمزوری اور بیماری میں مبتلا ہوئے اور کتنے ہی مرگئے۔ اور آج تک کلیسیاؤں میں بعض لوگ نالائق طور سے عشاء میں شریک ہوئے اور اپنی سزا اُٹھاتے رہے۔ خدا جانتا ہے کہ کتنے اس نالائقی سے بیمار ہوئے اور کتنے مرگئے۔ خدا روح القدس نے اس قدر جانیں تلف ہوتی ہوئی دیکھکر اس آخری زمانہ میں مسیحیوں کو ہدایت کی کہ بجائے ایک پیالہ میں سے پینے کے شخصی پیالہ استعمال کیا جاوے تاکہ ہر طرح کی نالائقی کا خیال دور ہوجاوے اور ہر کا مناسب طور سے شریک ہوکر برکتوں سے مالامال ہوجائیں۔

راقم

محمد حسن پاسٹر یو۔ پی۔ چرچ
لائلپور

سفر امریکہ

پانچویں دن ہم کو بہت سخت گرمی محسوس ہونے لگی۔ یہاں تمام مسافروں کو تختہ جہاز پہ آنا پڑا یہ حال صرف دو گھنٹے تک رہا پھر وہی ٹھنڈی ہوا۔ عجیب بات ہے کہ ایسی جگہیں ہیں کہ اِدھر بھی ٹھنڈی ہوا اُدھر بھی ٹھنڈی اور بیچ میں گرم ہوا۔ جبکہ ہوا کے روکنے کو کوئی چیز حائل نہ تھی خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔

عدن۔ اکیس تاریخ کو عدن پہونچے۔ آہ کیا ہی عجیب جگہ۔ ہر ایک طرف خشکی اور دوسری طرف دو تین میل تک پہاڑیوں کا سلسلہ اور بیچ میں بہت سے جہاز کھڑے ہیں۔ جہاں ہمارا جہاز بھی جا کھڑا ہوا جہاز کے پہونچتے ہی جوق در جوق چھوٹی چھوٹی کشتیاں ہمارے جہاز کے اردگرد آنے لگیں۔ یہ کون تھے جوان کشتیوں میں آرہے تھے۔ یہ عدن کے دوکاندار تھے جو جہاز کے پہونچنے پہ قسم قسم کی چیزیں فروخت کرنے کو لاتے ہیں۔ بہتوں نے کچھ کچھ خریدا۔ بوجھ جو عدن کے لئے تھا۔ چار بڑی بڑی کشتیوں میں اُتار لیا گیا۔ اور اُتنا ہی بوجھ اور لادا گیا۔ چونکہ بوجھ بھاری بھاری بنڈلوں میں ہوتا ہے۔ اور کشتیاں سطح جہاز سے بہت نیچے ہوتی ہیں اسلئے انگریزی مشینوں سے لادنے کا کام لیا جاتا ہے جسے کرین (Crane) کام کہتے ہیں چنانچہ ہمارے جہاز میں تین ایسی مشینیں لگی ہوئی تھیں ایک ایسی مشین جو دس منٹ کے عرصہ میں سینکڑوں من بوجھ لادسکتی ہے اور یہ تین مشینیں برابر بارہ گھنٹے کام کرتی رہیں۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کتنا بوجھ اُتارا اور لادا گیا ہوگا۔ شام کے پانچ بجے عدن سے روانہ ہوئے۔ روانگی کے ایک دو دن بعد بڑی گرمی رہی لیکن بعدہٗ تھوڑی خنکی ہوگئی اور موسم خوشگوار معلوم ہونے لگا۔ عدن سے سوئز کے راستہ میں بہت سی پہاڑیاں نظر آئیں جو سمندر کے بیچوں بیچ گویا خوفناک دیووں کی مانند کھڑی ہیں۔ پہاڑیوں کے ایسے ہر ایک سلسلہ میں ایک ایک لائٹ ہوس بنا ہوا ہے۔ یہ لائٹ ہوس اس غرض سے بنے ہوئے ہیں کہ جہاز رانوں کو دور سے معلوم ہوجائے وہ خطرے کی جگہ ہے۔

سوئز۔ چھبیس تاریخ کی صبح کو سوئز پہونچے۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے لیکن بہت عمدہ۔ یہاں سے قاہرہ تک ریل جاتی ہے۔ بہت سے لوگ مصر اور اس کی عجائبات دیکھنے کو یہاں سے اُتر جاتے ہیں۔ شام کو سوئز سے روانہ ہوئے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ سوئز سے پورٹ سعید تک نہر کھودی گئی ہے۔ جو بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم کو ملاتی ہے۔ مگر اس کو بچشم خود دیکھنا حیرت میں ڈالدیتا ہے کہ انسان نے کیا کیا کام کئے ہیں نہر بہت تھوڑی چوڑی ہے۔ صرف ایک جہاز ایک وقت میں گزر سکتا ہے چنانچہ سہولیت کے لئے نہر کے کنارے کنارے جابجا اسٹیشن بنا رکھے ہیں۔ اور تار برقی بھی ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہونچائی گئی ہے۔ کئی ایک جھیلیں بھی اس نہر کے راستے میں آئی ہیں۔ یا یوں کہیں کہ یہ نہر اُن جھیلوں میں سے گذاری گئی ہے چونکہ تمام جہازوں کے وقت روانگی وغیرہ مقرر ہیں۔ اس لئے خاص خاص وقت اور جگہیں مقرر ہیں۔ جہاں مختلف سمت کے جہاز ایک دوسرے کے پاس سے گزرتے ہیں۔ یہ مقررہ جگہیں اس قدر چوڑی ہیں کہ ایک وقت میں دو یا دو سے زیادہ جہاز گذر سکیں۔ ہر ایک جہاز کو جب اس نہر میں سے رات کو گذرتے ایک بڑا برقی لیمپ سامنے لٹکانا پڑتا ہے۔ جو قریب ایک میل تک کافی روشنی دیتا ہے جس رات ہم گزرے اس رات چار پانچ جہاز ہمارے پیچھے

تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی

نہ چوروں کا کھوہ بلکہ مسکن خدا
تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی

کچھ عرصہ ہوا کہ ان الفاظ کی زندہ مثال میرے سامنے نظر آئی دل میں یہ خیال آیا کہ ہر چند الفاظ جن کو مسیح نے خود ان کی گہرائی کو اپنے عزت سے نمونہ سے سمجھایا یہ مثال لودیانہ مشن کے گرجہ میں نظر آئی کہ ایک مشنری لیڈی اور چند مسیحی لیڈیوں کے نمونہ نے کلیسیا کے خبر کار پہ ایک بڑا بھاری اثر ڈالا۔ یہ مشنری لیڈی مسز گولڈ مقیم لودیانہ ہیں۔ یہ ڈاکٹر فرنیک نیوٹن صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم حال ہی میں اس دار فانی سے رحلت فرما ہوئے ہیں۔ آپ کو اگرچہ والد صاحب کے مرجانے کا بڑا اشتاق ہے۔ مگر وہ آپ ہی نمونہ اور غیرت کی مثال آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے جیسا کہ مسیح نے ہیکل میں جا کے کبوتر فروشوں اور صرافوں وغیرہ کو ہیکل سے بدر کر دیا اسی طرح اس مسیحی لیڈی نے لودیانہ مشن کے گرجے میں اپنے دام سے صفائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا بیچاری آپ تین چار دن تک شیشوں کی صفائی گرجے کی جھاڑ دائی وغیرہ میں جب معروف رہی تو بندہ نے خود جب اس مشنری لیڈی کو گرجہ میں جھاڑو سے صفا کرتے اور آئینوں کو دھوتے بعد وہ اور دیسی مسیحی لیڈیوں کے دیکھا تو فوراً غیرت مرحوم نے اسباب کے لئے استعمال دیکر آمادہ کیا کہ جب ان لیڈیوں کو اتنی عزت اپنے عبادت کے گھر کی ہے تو کتنا زیادہ مردوں کو ہونی چاہئے۔

باقی آئندہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

(۳) سفید پوشاک یعنے بہشت کی وردی۔ آپ جانتے ہیں کہ فوجوں کی وردی مختلف ہوتی ہے۔ یہ فردوس کی وردی پاک بیداغ اور بے لوث ہے مبرا ہے۔ کل نجاست اور گندگی سے معرا ہے۔ ہاں جو غالب آتا ہے اُس کو ناپاکی پہ غالب آنے یا اُس کو دور کرنے کے لئے پاکیزگی کا سفید جامہ براتی صورت کی پوشاک ملتی ہے پھر یہ کہ اس کا اقرار کرونگا۔ ذرا آپ دنیا کی طرف خیال کریں۔ کہ چند روز کے لئے اس عالم مستعار میں ہم اپنی دن کٹی کے واسطے آئے ہیں پر کچھ عرصہ کے بعد اس جہان فانی سے رحلت فرما ہونگے۔ جہاں کہ ہمارا کوئی جان پہچان نہیں۔ اس دنیا میں تو ہمارے دوست یار غمگسار معلوم ہوتے ہیں پر اس دنیا میں نہ ہمارا کوئی پڑوسی نہ کوئی دوست۔ ہاں ہم ایک دور کے دیس کے جاتری ہیں۔ اور ہم کو اگر کوئی نہ پہچانے تو کتنا مشکل ہوگا پر مسیح ہم سے جو غالب آتا ہے اس کے لئے وہ کہتا ہے میں اس کو اپنی مقدس کا ستون بناؤنگا۔ جو غالب آتا ہے اُس کا مکان گرے تو گرے پر وہ آدمی یعنے ستون خانہ نہ گریگا۔ یہ وعدہ اس لاؤدکیا کی کلیسیا کے ساتھ تھا۔ اور اگر اس کلیسیا میں سے کوئی ایسا ستون نکلے تو بہت ہی اچھا۔ یہ کل کلیسیا کو سنبھالیگا۔ آپ پھر دیکھیں کہ مسیح نے کس طرح غالبانہ زندگی بسر کی اور شیطان کے جلتے تیروں کو پاک کلام کی ڈھال سے روکا۔ آپ غور کریں کہ شیطان کے کیسے جلتے تیر ہوتے ہیں اور وہ اکثر ان شخصوں کو جو کہ خدا کے کلموں پہ چلنے والے ہیں عجیب طرح سے آزمائش کے دلدل میں پھنساتا ہے۔

باقی دارد

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

یہ پوشیدہ نہیں ہے کہ دنیا کلام الٰہی نبیوں کی زبان اور ان کی ملک کی زبان اور رواج پہ صادر ہوا ہے وہاں کی زبان اور رواج اور بول چال پہ محمول کیا جاوے یا مترجم اوّل کی غلطی بیان کی جاوے تو وہ ملک بخیر و خوبی موجود ہے۔ اور اصل نسخہ کتاب مقدس کی جس زبان میں نازل ہوئی ہے ہزاروں دنیا میں موجود ہیں۔ اس ملک کی رواج بول چال کی پڑتال اور تجربہ کی نظرثانی ہو سکتی ہے۔ مگر بہرصورت جب یہ مرض لاعلاج قرار پا چکا ہے تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔

جب تصدیق اور تائید و کتاب مقدس پہ خیال کیا جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام اور دین مسیحیت میں کچھ مغایرت اور کوئی فرق نہیں ہے اور جب اُس کے برخلاف دیکھا جاوے تو یہ دین اسلام دین عیسوی کا بالکل روادار نہیں ہے۔ اس نقیض کا مطلب دوسرا ثابت ہونے سوا اس کے اور کیا خیال کیا جاوے اور اس سے زیادہ کچھ سمجھ میں نہیں آسکتا ہے کہ اللہ پاک کے رہوار مرضی کی باگیں (بانی اسلام) کی ہر وقت ہاتھ میں رہتی تھیں۔ جب جیسا موقع محل ہوا اسی طرح حکم صادر کرا لیا۔ غرضیکہ ابتداً یا کلام کو قابو میں لانا منظور تھا۔ اس وقت بہت عمدہ طور سے تصدیق کرتی رہی اور جب وقت نکل گیا اور کام چلگیا تو اسکے برخلاف جو دل میں آیا سو کہدیا۔ باقی آئندہ

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

موضع بارن ہاڑا ضلع لودیانہ میں ایک عجیب کیفیت۔

اور مرکر قبر میں جاکر یہ جوا آتار و۔ چاہئے کہ جناب خواجہ احمد شاہ صاحب آنریری سیکرٹری میونسپل کمیٹی ودیگر حکام بالا دست اس میلے کو بند کریں ورنہ رعایا لودیانہ جلد ہر بنتے اس قدر روپیہ دینے سے نادار ہو جاویگی۔ اور چندے جو یہی حال رہا تو پھر آپ دیکھینگے کہ کس قدر وارداتیں وقوع میں آتی ہیں۔ ابھی تو کنائی کا موقعہ ہے جبکہ خالصہ صاحبان ابھی اس میلہ میں پورے طور سے تشریف فرما نہیں ہوئے جب انہوں نے آنا شروع کردیا تو میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک عورت بھی رات کو کھلائی نہ دیگی اور اغلب ہے کہ ایسی جگہ سنسان میں جہاں دن کو چوریکا ڈر ہے ڈاکہ زنی بھی شروع ہو جاویگی۔ اس کمیٹی کا قرار واقعی انسداد ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ جانیں جو برباد ہو رہے ہیں۔ وہ مہلک بیماری سے بچ جاویں۔ جو طاعون سے بچ جاتے ہیں وہ اس پیر صاحب کی نظر ہوتے ہیں۔ ایک اور لطف یہ ہے کہ جو مجاور چراغی لیتے ہیں ان میں وو با لکل یکچشم گل اور ایک بالکل اندھا۔ پیر صاحب کو چاہئے کہ پہلے اپنے خاص الخاص مریدوں کو چنگا کریں۔ خداوند یسوع مسیح کے پاس آکہ تو اور تیرا گھرانا نجات پاوے

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
یہ اور کیسی پڑگئی میرے اللہ نئی۔

ابھی یہ باضابطہ والا میلہ چلنا شروع ہی ہوا تھا کہ ایک اور گل کھلا کہ ایک معنوعی خصا دراو با سوامی) صاحب نے لودیانہ شریف میں آجم لیا۔ باقی واشتنہ۔

ملک کنعان کی سیر

جس کا ذکر یشوع کی کتاب میں ہے۔ دریائے یردن پر پہونچکر اس جگہ کو دیکھا جہاں خداوند یسوع نے یوحنا سے بتپسمہ پایا تھا۔ زاہرین عموماً اس جگہ کی زیارت کو آتے ہیں۔ یریحو سے یردن تک راستہ بھی کسی قدر خطرناک ہے اس کے درمیان اسوار ہر وقت روندہ پھرتے رہتے ہیں یہاں سے مردہ سمندر بہت ہی قریب ہے۔

مردہ سمندر

بائبل میں اس کا نام دریائے شور یا نمک کا سمندر ہے استثنا ۳:۱۷، یشوع ۱۲:۳ طالمود میں اس کا نام صدوم کا سمندر ہے۔ یوسیفس اس کا نام جھیل اسفل بتاتا ہے۔ آجکل اسے مردہ سمندر کہتے ہیں مگر عربی میں اسے بحیرہ لوط پکارتے ہیں۔ طول ۴۶ میل عرض ۹½ میل۔ ہر سال پانی کی گھٹتی بڑھتی کی وجہ سے کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ رقبہ ۳۰۰ مربع میل ہے۔ عمق سب سے گہری جگہ ۱۳۰۰ فٹ ہے لیکن جنوبی سمت میں ۱۱ فٹ سے گہرا نہیں۔ بحیرہ روم سے ۱۳۰۰ فٹ نیچے ہے۔ موآب کی جانب سے ایک خاکنا۔ اسکے اندر ۹ میل تک چلی گئی ہے۔ دریا یردن اور اور بھی کئی دریا اس میں پڑتے ہیں۔ اور نکاس کوئی نہیں۔ اس میں نمک کثرت سے ہے۔ ایک سو حصہ پانی میں ۲۰ حصہ نمک ہے۔

اس علاقہ کو لوط نے اپنی رہائش کے واسطے پسند کیا تھا صدوم اور عمورہ کا علاقہ یہی ہے۔ پہلے زمانہ کے مسافر بیان کرتے تھے کہ لوط کی جورو کا کھمبا انہوں نے دیکھا۔ آجکل بھی کئی ایک نمک کے کھمبے وہاں ہیں۔ جو مسافر اس طرف آتے ہیں عموماً اس میں غسل کرتے ہیں۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

ایمان کی حقیقت جسم و روح سے

یہ پولوس نے کیا ہی سچ کہدیا ہے۔
مسیح سے ہمیں فضل حاصل ہوا ہے۔
رکھیں گر تسلی ابھی صدق دل سے
تو ایمان اپنا اسی سے کھرا ہے۔
وہ بے نسل داؤد سے پیدا اپنا
تعلق بدن سے اگر آپڑا ہے
تھا مردوں سے ہی اٹھنا اک سا قدرت
کہ وہ روح پاکیزہ سے ہی اٹھا ہے۔
رسالت فضیلت میں وہ سب سے کامل
تشفیع گناہاں اسی سے ہوا ہے۔
تمنائے رحمت اسی سے رکھو تم
نہ انجیل سے شرم کھانا روا ہے۔
منادی کرو اس کی تم کھولکر جی۔
گناہوں سے بچنے کی بہتر دوا ہے۔
جیو راستبازی سے اے میرے بھائیو
کتاب مقدس میں ایسا لکھا ہے۔
کہا رومہ والوں کو کیسی طرح سے
دعا و محبت کا یہ ماجرا ہے۔
رکھو برق یہ یاد ساری حقیقت
کہ جینے میں اس کا بڑا آسرا ہے

راقم
حکیم میر کریم الدین۔ برق۔
از لنگاہ ضلع جہلم۔

مضامین

دنیا کا گورکھ دھندا

اب ہم روزمرہ آجکل اپنے چاروں طرف سے کیا خبریں سنتے ہیں کہ طاعون ملعون کی گلٹی نے ہزاروں سینکڑوں بلکہ لاکھوں کی ہلٹی کردی ہو اور ہشیار سب عدم آباد کو سدھار گئے۔ سینکڑوں قصبے وموضع خاندان وگھر خالی ہوگئے۔ اور آج وہاں پر ہو کا مقام ہے۔ اب ان سب باتوں سے خداوند ہم کو ایک سبق سکھلاتا ہے کہ دیکھو سب کے سب اپنی اپنی باری میں ایک ایک کرکے آگے پیچھے چل بسیگا۔ بقا کسی کو نہیں ہے۔ جو پیدا ہوا ہے وہ نابید ضرور ہوگا۔ صرف ایک ہی خداوند رب الافواج باقی رہیگا اب بھی غفلت کی نیند سے جاگو اور سوچو اور نجات اور اس کا ذریعہ حاصل کرو اور نئی زندگی جو ہمیشہ کی زندگی ہو۔ ڈھونڈھو اور اُسکو پکڑو اور سلامتی اور اطمینان کو حاصل کرو اور اس لبھانیوالی اور دھوکھا دینے والی دنیا کو ترک کرو کیونکہ اس دنیا کی کوئی چیز رخصت ہوتے وقت ساتھ نہ جاویگی اور نہ کام آویگی باقی سب دنیا کے جھگڑے جو دنیا چلتے وقت ہم سے ایک ایک کرکے چھین لیتی ہے۔ عزیزو یہ سب دنیا کا گورکھ دھندا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوتا آیا اور آخر تک ہوتا ہی جائیگا۔

اب موقعہ ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے ہاتھ میں اپنے آپ کو سونپ دیں اور جیسی کہ اس کی مرضی ہو وہ ہم کو اپنی پاک اور مبارک خدمت میں صرف کرے تاکہ حیات ابدی تک پہونچیں۔ داڑ گو کب نہما

انتخاب الاخبار

کس کام میں جلدی کرنا چاہئی

(۱) لڑکا لڑکی کی شادی کرنے میں (۲) گناہوں سے توبہ کرنے میں (۳) اخباروں کی فیس ادا کرنے میں (۴) مزدوروں اور ملازمان کی تنخواہ دینے میں (۵) قرضہ مکان یا دوکان کے کرایہ دینے میں (۶) اخباروں کے خریدار بہم پہونچانے میں (۷) مردہ کی تجہیز وتکفین میں (۸) مذہبی عبادت میں۔ (۹) وعدہ وفا کرنے میں (۱۰) خطوط کے جواب دینے میں (۱۱) لڑائی کے بعد صلح میں (۱۲) والدین اور شاہ وقت کی حکم کی تعمیل میں (ایڈورڈ گزٹ)

دولت کے چونچلے

دولت مندوں کے مشہور ریفارمر مسٹر فریڈرک ٹاؤن سٹیڈ مارٹن نے ذیل کے دلچسپ حالات ظاہر کئے ہیں۔

ایک امیر نے جس کے کتے کی قیمت۔ ۵ پونڈ تھی اس کے اعزاز میں اپنے دوستوں کو دعوت دی۔ اور اس موقعہ پہ اپنے کاٹے کتے کو ۱۰۰۰ ہیروں کے ایک پٹہ کے ساتھ پیش کیا جس کی قیمت ۴۵ ہزار روپیہ بیان کی گئی ہے۔

نیویارک میں ایک متمول شخص نے دوستوں کی دعوت کی اور کھانے کے بعد اپنے مہمانوں کو ایک ایک سگرٹ پیش کیا جو ۲۰۰۰ پونڈ کے نوٹ میں لپٹا ہوا تھا۔

ایک ایکٹرس رقیصہ کی (قاصہ) پہ ایک دولتمند کی طبیعت آئی اور وہ دو تین سال تک اس کے پاس تحفے روانہ کرتا رہا۔ جن کی قیمت تین تین لاکھ روپیہ

تک پہونچی۔ اور بعد ازاں ان دونوں میں بگاڑ کسی بات میں ہوگیا۔

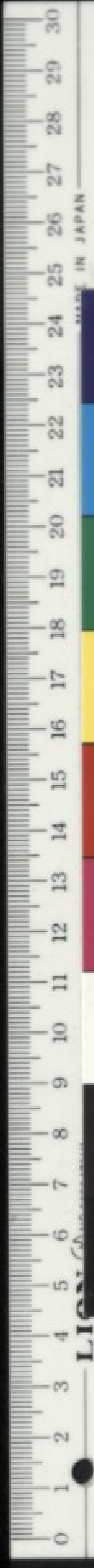
ایک کروڑپتی کی اہلیہ اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ہار گلے میں پہنتی ہے اور اب جو اس کے لڑکا پیدا ہوا اس کی حفاظت کے لئے چار ڈاکٹر اور سینکڑہ دایہ ملازم رکھی گئی ہیں۔ ڈاکٹر دن بھر میں چار دفعہ صحت کے پرچے شائع کرتے ہیں۔ (ر)

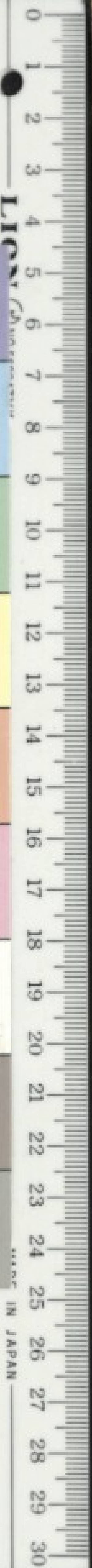
لڑکا کس کا

ضلع باندہ میں ایک ایسا بچہ پولیس کو ملا۔ جو تازہ پیدا ہوا تھا آخرکار ایک عورت گرفتار کی گئی اور ثابت کیا گیا کہ بچہ اُسی کا ہے۔ عورت اس سے انکاری تھی لیکن ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ بچہ اسی کا ہے۔ تب عورت نے بھی اقبال کرلیا اور بچہ پھینکنے کی پاداش میں وہ جیلخانہ میں ڈالی گئی۔ جیل خانہ میں ابھی وہ تین ماہ گزرے تھے تو پھر اس کے ایک بچہ اور پیدا ہوا عورت پھر اپنے پہلے بیان سے منکر ہوئی اور کہا کہ پولیس کے دھمکانے سے اقرار کیا تھا۔ پہلا بچہ میرا ہرگز نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ یہ سنکر سب لوگ بڑے چکر میں پڑے لیکن جیل سرجن نے کہا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ آگے پیچھے بچہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اسلئے عورت پھر قیدخانہ بھیجدی گئی۔ (ر)

گھوڑے کی قبر کی وجہ تسمیہ

یہ ایبٹ آباد سے ۵ میل جانب ہری پور ہے۔ نہایت پرفضا اور پر رونق جگہ ہے۔ اگر اسے وادی ایبٹ آباد کا دروازہ موسوم کیا جاوے تو بجا ہے۔ چونکہ پہاڑیوں کا سلسلہ اسی مقام سے شروع ہوتا ہے۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ اس جگہ تھکے ماندے مسافر کو ایبٹ آباد





کی خبر دیتی ہے۔ جس قبر کے باعث اس کا نام مشہور ہوا ہے سلنہا ندی کے دائیں کنارے پل کی جانب شمال تھوڑے سے فاصلہ پر ایک چکنڈی میں واقع ہے اس کی نسبت مفصلہ ذیل کہانی ناظرین کی ظرافت طبع کیلئے بیان کی جاتی ہے۔

سکھوں کی عملداری سے پہلے اہل دہتوڑ نے سلنڈ کی زمینوں کو کاشت کرنے میں دست اندازی کی جو ان کے لئے دوپہر کے وقت کھانا کھانے کیلئے گھر جانا امر محال تھا۔ پس ان کی عورتیں اپنے متعلقین کا کھانا ایک گدھے پر لاد کر بھیج دیتی تھیں جو اکیلا اس جگہ کی طرف روانہ ہوتا تھا۔ چونکہ اس کے مالک اپنا اپنا کام کرتے تھے جب قریب آتا تھا۔ تو ہنہنانے لگتا تھا۔ تب وہ لوگ اطلاع پاکر اپنا اپنا کھانا گدھے سے اتار کر کھالیتے۔ بعدازاں خالی برتنوں کو گدھے پر لاد کر واپس دہتوڑ بھیجدیتے۔ ان غریب لوگوں کی زمینوں میں اہل دہتوڑ نے خلیت بے جا کی وہ طاقت ور و توانا نہیں تھے۔ کہ جبراً ان کے ہاتھوں سے اپنی زمین چھڑا لیتے۔ آخرش انہوں نے ایک جگہ جمع ہو کر صلاح و مشورت کی اور اس نتیجہ پر پہونچے۔ اگر وہ اس گدھے کو مار ڈالیں جو ان کے لئے ہر روز کھانا کھانے کے لئے لاتا ہے تو ان کے دشمنوں کو دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے روزمرہ واپس جانا سخت تکلیف دہ ہوگا۔ ناچار وہ زمینوں کو کاشت کرنا چھوڑ دیں گے۔ بس ایک دن وہ لوگ گدھے کی گھات میں بیٹھے جب وہ قریب آیا قتل کر ڈالا۔ اس وفادار جانور کی ناگہانی موت کی خبر جب اس کے مالکوں کو پہونچی تو وہ نہایت مغموم خاطر ہوئے۔ اور یہ پسند کیا کہ اس کی نعش گدھوں اور گیدڑوں کے لئے ایک پر لطف ضیافت بنادیں۔ اسلئے انکو عزت کے ساتھ دفن کیا اور پتھروں کے ڈھیر سے قبر بنائی جو آج تک موجود ہے۔ (د۔م)

ایک قتل کی کیفیت

پیگو کے ایک جہاز کا جو ایک لشکری ہزاری

بسیا پاسی قتل کیا گیا تھا اس پر جہاز کے بڑے مستری کا ۵۰۰ روپیہ کی چوری کا شبہ کیا گیا۔ اور اس کے دوسرے ہی دن جب وہ مردہ پایا گیا۔ اس کی لاش گودام میں ایک کمرے میں رسّی سے لٹک رہی تھی۔ رسّی کا پھندہ گلے میں تھا۔ اب اس کی کیفیت اس کے بھائی نے یوں بیان کی کہ قتل کی رات کو جب سارے لشکری سو گئے تو بڑا مستری میرے بھائی کو گودام میں لے گیا جہاں اس نے چھوٹے مستری اور ٹنڈیل نے اسے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ ایک گھونسہ میرے سامنے مارا مجھے پکڑ کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اور دو آدمی میرے اوپر تعینات کئے گئے مجھے کہا گیا کہ اگر میں شور مچاؤں تو مار ڈالا جاؤنگا مجھے کوٹھڑی میں تین دن بند رکھا۔ ان کی ہر کارروائی میں سنتا رہا۔ میں نے قاتلوں کو یہ کہتے سنا کہ اس کے (میرے بھائی کے) لٹکانے کو رسی لاؤ۔ اس مقدمہ کی تحقیقات درپیش ہے۔

راجپوت گزٹ

امیر کابل اور روس انگلستان کا عہدنامہ

لارڈ منٹو نے کئی بار اصرار کیا اور متواتر کوشش اپنے زمانہ وائسرائے میں کی۔ مگر امیر صاحب نے اس عہدنامہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ جو روس اور انگلستان کے درمیان مکمل ہوا ہے۔ تاہم اس عہدنامہ کا نتیجہ نہایت عمدہ نکلا۔ روس اور انگلستان میں اتحاد ہو گیا۔ شمال مغرب کی طرف سے روس کے حملہ کا خوف جاتا رہا۔ (ر)

سرحدی لٹیروں پر فوج کشی

۱۵ مئی کو معلوم ہوا ہے

بنوں جانیوالی ایک ٹرام پر سرحدی لٹیروں کے حملہ کی خبر ملتی ہے۔ ۱۸ کو ڈپٹی کمشنر بنوں معہ بنوں بریگیڈ کے بریگیڈیر جنرل و فوج کے موضع ہاتھی خیل پہونچے۔ اور لٹیروں سے جنگ شروع ہوئی۔ ایک ڈاکو جس نے ایک گھوڑے کے گولی ماری گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کیا گیا جس کی لاش اس کے ساتھی اٹھا لے گئے اور مشہور ڈاکو بوٹی کے ۳۰۰ مویشی فوج نے گرفتار کرلئے۔ اور بجوسہ کی برجیوں کو آگ لگا کر جلا دیا۔ پھر فوج نئی گمٹی پر گئی۔ جہاں اس کے ایک حصہ پر ڈاکو ایک پہاڑی سے گولیاں برسا رہے تھے۔ گمٹی سے ۳ میل کے فاصلہ پر مورچوں پر فیر کئے گئے۔ پیدل فوج کے چار آدمی خفیف اور رسالے کے تین گھوڑے سخت زخمی ہو گئے اور ان کی بندوقیں چھین لی گئیں۔ ۴۴ ویں پنجابیز کے میجر لنگ کے بازو میں خفیف زخم آیا۔ مگر فوج نے بجوسہ کی برجیاں وغیرہ جلا کر بڑا نقصان کیا۔ جھونپڑیوں کو تباہ کر دیا فوج ۴۴ گھنٹہ جنگ کے بعد بنوں واپس آئی۔ فوج ہاتھی خیل میں آئی۔ اس کا بھائی اور دیگر ساتھی گرفتار کئے گئے اگر سرکاری فوج موقعہ پر نہ پہونچتی تو ڈاکو گرفتار نہ کئے جاتے اور دوسرے ڈاکوؤں کا حوصلہ بڑھ جاتا۔ حکام کی یہ کارروائی قابل تعریف ہے۔ اگر اسی طرح سرحدی حکام سرحدی لٹیروں کی سرکوبی کرتے رہینگے تو سرحد کے قریب انگریزی علاقہ کی رعایا کو امن ملجاویگا۔

جاپان کا ملٹری اٹاچی ہندوستان میں تعینات ہے۔ اس کو حال ہی میں اجازت دیگئی ہے۔ کہ جب چاہے کسی کام کے لئے گورنمنٹ ہوس میں آکر کوئی بات دریافت کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کوئی روک دخلہ نہ ہوگا۔

گلدستۂ اخبار

باوجودیکہ بیگم صاحب بھوپال ہزاروں پردہ میں رہیں اور انگلستان وارد ہونے تک انہوں نے منہ سے نقاب نہ اتاری۔ اور پیرس کے ایک ہوٹل میں قیام فرماتے وقت بھی انہوں نے کسی کو اپنا چہرہ نہیں دکھلایا۔ لیکن چالاک فوٹوگرافر اور نامہ نگاران اخبارات نے کسی نہ کسی ڈھنگ سے ان کی تصویر اتار لی۔ چنانچہ باہر کے اخبارات میں بیگم صاحب کا فوٹو من وعن شایع کیا گیا ہے۔ جس کو اخبار والوں نے سفینہ ملکہ کا خطاب دیا ہے۔ چالاکی اور پھرتی بھی یورپین قوم پر ختم ہے۔

کلکتہ میں حال میں قرار پایا ہے کہ ملک معظم کی رونق افروزی کے ایام میں چار نظارے دکھلائے جائیں (۱) مرشد آباد کا جلوس نوروز (۲) ڈھاکہ کے محل جلوس کا ایک حصہ (۳) ہلیا بگیس کی لڑائی کا ناچ۔ اور (۴) راجہ بکراوت کے قدیم زمانہ کا جلوس۔ دسہرہ بکثرت اور یہ بھی قرار پایا ہے کہ ان جلوسوں کے گزرنے میں دو گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے۔ نیز آتشبازی کرنے کا اجارہ مسٹر جیمس مین اینڈ سنز کو دیا گیا۔ جو ولایتی آتشبازی کے ہوش ربا نظارے دکھانے کے واسطے پائے جاتے ہیں۔

ٹوٹیکورن (مدراس) میں گرمی کی شدت سے چاہات کا پانی خشک ہو رہا ہے۔ اور آب رسانی کا محکمہ بھی پانی دینے سے عاری نظر آتا ہے۔ جو ہر ہر تالاب سوکھ رہے ہیں۔ پیش بہت سخت ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر جلدی بارش نہ ہوئی تو آدمی ایک ایک بوند پانی کو ترسینگے بارش کی ضرورت اس علاقہ میں سختی سے محسوس کی جاتی ہے۔

کراچی سے ہفتہ گزشتہ میں (۱) ہزار ۵۰ ہزار ٹن غلہ گندم انگلستان میں لے گئے لیکن تاحال نہ سیپ مال بھرنے کے لئے جہاز منڈلاتے نظر آتے ہیں۔ گو کہ ابھی تک بھگو غلہ کا بھاؤ ٹھہرا ہوا ہے لیکن خوف کرتے ہیں۔ اگر روانگی غلہ کا زور زیادہ وقوع میں آیا تو بھاؤ چڑھ جاوے گا۔

ایک خبر سے معلوم ہوا کہ امسال امریکہ میں فصل گندم خاطر خواہ سے بھی بڑھ گئی۔ انگلستان کے سوداگروں نے زیادہ تر بندوبست وہاں سے گندم منگوانے کا کیا ہے جس میں بہ نسبت ہندوستان کے کرایہ جہاز میں بھی معقول بچت پائی جاتی ہے۔ بہر حال دیکھنا چاہئے کہ روانگی غلہ میں کہاں تک توقف ہوتا ہے۔

کلکتہ اور بمبئی کی ٹکسالوں کے سنہ ۱۹۱۰ء کے کام کی بابت گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک رزولیوشن شایع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں ۷۶۸۵۰۷۲۵ روپیہ کے طلائی اور ۱۷۵۶۱۲ روپیہ کے نقرئی سکے ڈھالے گئے۔ کانسی اور تانبے کے سکوں میں ۲۸۹۹۴۰ روپیہ کا نقصان ہوا جس کی مقدار سال سبق میں ۱۱۸۵۰۷ روپیہ تھی۔ یہ نقصان کچھ تو کثیر التعداد سکے واپس آئے اور کچھ تانبے کے ملت سکوں کے چلائے جانے کی وجہ سے ہوا۔

شاہدرہ کی ویونگ ملز میں آتشزدگی - افسوس ہے کہ ۲۵ مئی کی شام کو شاہدرہ ویونگ ملز میں آگ لگ گئی جو بمشکل ۸ بجے فرو ہونی شروع ہوئی اور نصف شب تک جاکر بجھی۔ نقصان کا اندازہ تین لاکھ کا ہے۔ مِل بیمہ شدہ تھی۔ میونسپلٹی کا انجن دوری کے سبب بہت دیر بعد پہونچا۔

شاہی مسجد کے فوارے - لارڈ ہارڈنگ بہادر وائسرائے نے بموقعہ تشریف آوری لاہور شاہی مسجد کے میناروں کی برجیاں اور مغربی طرف کے جن فواروں کا حوالہ دیا تھا ان کے مطابق مسجد کی مغربی طرف کھدائی گئی تو واقعی فوارے برآمد ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ سے ایک نہر نکلتی تھی جس کا پانی مسجد کے حوض میں پڑنے کے علاوہ ان فواروں کو بھی جاتا تھا۔

دیانند کالج کی سائنس فیکلٹی کا الحاق پنجاب یونیورسٹی کی سفارش پر ہز آنر وائس چانسلر نے منظور فرمالیا ہے۔ کہ کالج مذکور کی انٹرمیڈیٹ کلاس میں بیالوجی کی جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ یونیورسٹی معیار کی مطابق کافی ہے۔

اعلان

اعلان کیا جاتا ہے کہ اجناس۔ غلہ۔ نمک۔ کھانڈ۔ خالی بوری پلیندہ۔ بنولے اور کھل کے واسطے جو لودیانہ اسٹیشن پر نازل ہوں۔ سالگرام کے پمفلٹ یعنی کرایہ نامہ کے فقرہ نمبر ۱۰ لٹ ا میں جو ۴۸ گھنٹہ کی اجازت کرایہ گدام کے لئے ہے وہ عرصہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو اور آئندہ کے لئے بجائے پوری گاڑی کے ۸۱ من اور ۸۱ من سے زائد وزن کے مال کے واسطے علمدرآمد ہوگا۔

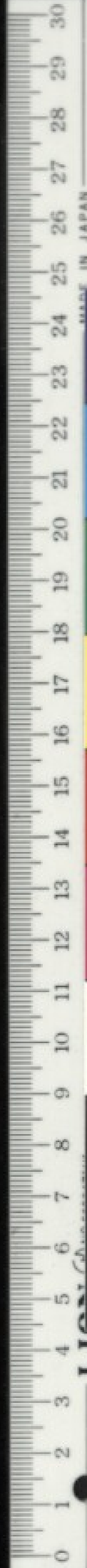
دستخط

ڈپٹی ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سہارنپور

ضرورت

ایک تجربہ کار کیتھی کسٹوں کی آسٹریلیا میتھوڈسٹ مشن ٹاپو فیجی کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ تین سے یکم پانچ پونڈ تک دیجائیگی۔ کرایہ کے ریل و جہاز کا روپیہ مشن سے ملیگا اور ہر اسٹیشن پر مکان رہائش کے واسطے مشن کا ہوویگا۔ تمام عرائض معقول اسناد ایجنٹ ہذا کے نام سے آنی چاہئیں۔ پتہ یہ ہے۔

المشتہر۔ پادری اولور صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ۔ صدا اسٹریٹ۔



۲- بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +

۳- چھوٹے حروف اور تیلی جلد ۸ر +

۱- بیداری کی گیتیں رومن اُردو ار +

۲- بھجن و غزلیں فارسی اُردو- ار +

۳- ایضاً گورمکھی ار +

۴- غذائے رُوح (صفدر علی) ۸ر +

صحت کی ہدایت

۱- ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی- یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہی جو مطالعے سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲- تاریخ طاعون- اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی- یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی- اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے- قیمت صرف- ۶ پائی +

۳- دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عا

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی- ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴- اصلاح حفظان صحت ار +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبیل

مسیح کی تعلیم

حیات مسیح

یسوع مسیح کی موت

مسیحی دین اور اخلاق

پاسٹر شی

مسیح کا نمونہ

عزت بے مثال

تلاش حق

جاپان کے حالات

یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ چندہ معہ محصولڈاک علاوہ اوربنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۲کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین بیبل ٹریننگ ریسولیشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کررہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

ون آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہورہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس سنکھیا اور ایتا وغیرہ سے یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز پٹھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فایدہ ظہور میں آتا ہو۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ہوگئے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحانا نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فایدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت انکی آزمایش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجے اور اسی خط میں درخواست والے کے نام و پتہ صاف طور پر لکھے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ و ضلع لکھئے

المشتہر:- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایکہی خاندان کے ہوں للعہ یا زدہ لعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکریم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ سہ ماہ عہ گرونول لعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ مسیحی سیمیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندا اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہو اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈایرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان وپنجاب سعہ " عاجا

غیر ممالک سے " ۵ر

قیمت ہرحالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صر	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	دصہ
پورا کالم	للعہ	دصہ	سعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ایم ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برلو ز چھپا